سوال

(493) عورت کا اپنی سوکن کی طلاق کی شرط لگانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب عورت جانتے ہوئے یا لاعلمی میں اپنی سوکن کی طلاق کی شرط لگائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سائل کا یہ کہنا: جب عورت اپنی سوکن کی طلاق کی شرط لگائے تو یہ شرط صحیح ہے یہ ابو الخطاب کا قول ہے دوسرا قول یہ ہے کہ یہ شرط صحیح نہیں یہ تقی الدین کا مختار مذہب ہے یہی صحیح موقف ہے کہ عورت کو یہ شرط لگانا جائز نہیں ہے اگر وہ یہ شرط لگائے تو یہ شرط لغو ہوگی کیونکہ حدیث میں ہے۔

«كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ»،[1]

"ہر وہ شرط جو کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے۔

"لا تسأل المرأة طلاق أختها لتستفرغ صحفتها"[2]

"عورت اپنی مسلمان بہن کے برتن سے اپنے برتن میں انڈیلنے کے لیے اس کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔"

پس جب عورت نے مرد پر شرط لگا دی اور مرد اس پر صبر کرتے ہوئے خاموش رہا اور اس عورت کی شادی اس مرد کے ساتھ بس اسی شرط پر کی گئی اور اگر اس کو علم ہو کہ بلاشبہ وہ جب شادی پر راضی ہوگی تو اس کے پاس باقی رہے گی اور وہ اس کی حرمت سے بھی آگاہ ہے تو اس کی یہ شرط لغو ہے پس بلاشبہ عورت اس جگہ جب علم رکھے اور نافرمانی کرے تو اس کو سزا کے طور پر کچھ نہ دیا جائے اور اگر وہ ناواقف ہو تو وہ نکاح فسخ کرنے کی مالک ہوگی کیونکہ مرد نے اس کو وہ کچھ نہیں دیا۔ جس پر عورت نے اس سے عقد کیا تھا۔ (محمد بن ابراہیم)

---

[1]۔ صحیح سنن النسائی رقم الحدیث(3451)

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(1408)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 438

محدث فتویٰ